20612 ـ آدم علیہ السلام کی لمبائ سے تعجب ہے

سوال

صحیح بخاری حدیث نمبر (246) میں یہ ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئ تو ان کی لمبائ تیس (30) میٹر تھی ۔
میری سمجھہ میں یہ نہیں آرہا یا میں اسے اپنے خیال میں نہیں لاسکتا آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کی شرح کردیں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

یہ الفاظ ابوھریرہ رضي اللہ تعلی عنہ کی حدیث میں ہیں جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ نے فرمایا :

(آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا فرمیا توان کی لمبائ ساٹھ ھاتھ تھی پھر اللہ تعالی نے انہیں فرمایا کہ جاؤ ان فرشتوں کوسلام کرو توجو وہ جواب دیں اسے سنو کیونکہ وہی تیرااور تیری اولاد کا سلام ہوگا ، توآدم علیہ السلام نے السلام علیکم کہا توانہوں نے جواب میں رحمۃ اللہ کا اضافہ کرکے علیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا توجوبھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پرداخل ہوگا ، توآج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) صحیح البخاری حدیث نمبر (3336) صحیح مسلم حدیث نمبر (7092) ۔

اورمسلم کے لفظ یہ ہیں (توجوبھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پرداخل ہوگا اوراس کی لمبائ ساٹھ ھاتھ ہوگی ، توآج تک مخلوق گھٹ رہی ہے)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (توآج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

یعنی ہرنسل اوردورمیں قد پہلے دور سے کم ہوگا اور قدکی یہ کمی امت محمدیہ پر آکر ختم ہوچکی ہے اور یہ معاملہ یہاں پر آکر ٹھر چکا ہے ۔ ا ھ ۔ فتح الباری (6 / 367) ۔

تومسلمان پر ضروری اوروجب ہے کہ وہ ہر اس خبر جس کی دلیل قرآن وسنت میں مل جائے اور حدیث بھی صحیح ہو تو اس پر ایمان لائے ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ :

(میں اللہ تعالی اور جو کچھ اللہ تعالی کے متعلق وارد ہے اللہ تعالی کی مراد کے مطابق ایمان لایا اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورجو کچھ ان کے بارہ میں آیا ہے اس پررسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کے مطابق ایمان لایا) دیکھیں : الارشاد شرح لمعۃ الاعتقاد ص (89) ۔

تومومن پریہ واجب اورضروری ہے کہ وہ جس چیزکی اللہ تعالی نے خبردی ہے اس پرایمان جازم رکھے اور اسی طرح جس چیزکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردی ہے اگروہ صحیح طورپرثابت ہوتواس پربھی ایمان لانا ضروری ہے ، اوراس ایمان میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہونا چاہیے ۔

اورضروری ہےکہ اس خبرکی سمجھ آئے یا نہ آئے اسے اجمالی اورتفصیلی طورپرمانا جائے ان خبروں پرتعجب ہویا نہ ہو اس لیے کہ یقینی طورپرصحیح اور ثابت ہونے والے امر کا عدم کونہ پانا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ ثابت ہی نہیں لیکن معاملہ یہ ہے کہ اس کی عقل اس کا احاطہ کرنےاور سمجھنے سے قاصر ہے ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے توہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالی نے اپنے متعلق جو کچھ بتایا ہے یا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے بارہ میں جو بتایا اس پرایمان لائیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائيں پھر اس میں شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اوراپنی جانوں سے اللہ تعالی کے راہ میں جہاد کرتے رہیں تویہی لوگ (اپنے دعوی ایمان میں) سچے اور راست گوہیں الحجرات (15) ۔

اورایمان میں سے ہی ایمان بالغیب بھی ہے ، اوریہ حدیث جو اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ بھی انہیں غیبی امورمیں سے ہے ، اللہ تعالی نے غیب پرایمان لانے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے :

الم ، اس کتاب میں کوئ شک نہیں ، متقی اورپرہیزگاروں کوراہ دکھانے والی ہے ، جولوگ غیب پرایمان لاتے ہیں اور نماز --- البقرۃ (1 ـ 3) ۔

عزیزبھائ آپ کویہ علم ہونا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالی ہرچیز پرقادر ہے توجس طرح اللہ تعالی نے انسان کواس کی موجودہ شکل میں پیدا فرمایا وہ اس پربھی قادر ہے کہ وہ اسے اس سے بڑی یا چھوٹی شکل میں پیدا فرمائے ۔

تواگر پھر بھی آپ کواس مسئلہ میں کوئ مشکل پیش آئے توآپ ان ٹھگنے قد کے لوگوں کوجنہیں ہم بچوں جتنے قد

کاٹھ میں دیکھتے ہیں سے عبرت حاصل کریں ، تواگر یہ واقعتا اورحقیقتا موجود ہے توپھر اس میں کیا چیزمانع ہے کہ اس کے برعکس لمبے قد نہ ہوں جن کا قد ساٹھ ھاتھ نہ ہو ، اورتاریخ انسانی اس پرگواہ بھی ہے جیسا کہ آثار قدیمہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بشری تاریخ میں بہت زیادہ لمبے قد کے لوگ پائے جاتے تھے ۔

اوراصل مسئلہ تویہی ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اوراللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ کی دی گئ خبروں کوتسلیم کیا جائے اورہم بھی وہی کہیں جس طرح علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں :

ہمارا اس پرایمان ہے کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے آل عمران (7) ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں حق کوحق دیکھنے اوراس پرچلنے اور باطل کوباطل سمجھنےاوراس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطافرمائے آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .